

Serial No.44 (مضمون کا)

Diwan-i-Wali Gujrati

Urdu if 91, size 14x25cm lines12

Includes ghazals terji-bands, was born in the later half if the eleventh century and died in A.H 1119, P.197 Islam in india vol.Two, Delhi, 1985

خود میر محمد مومن استر آبادی کے سوانحی حالات پر کوئی مستقل کتاب یا مقالے لکھے گئے ہوں تو مطلع فرمائیں۔ ”دائرۂ میر مومن“ کے ٹرسٹ کا پتہ اور سکریٹری صاحب کا نام ارسال فرمائیں، عنایت ہوگی۔
آصفیہ سے میر کرامت علی صاحب کا تبادلہ ہوا ہے یا وہ ہیں؟

طالب دعا
ضیاء الدین دیبائی

۵۔ عبادت بریلوی (پروفیسر)

ڈاکٹر عبادت بریلوی کا اصل نام عبادت یار خان اور ان کے والد کا نام حیات یار خان تھا۔ عبادت بریلوی 14 اگست 1920ء کو لکھنؤ (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے بی۔اے اور ایم۔اے کی اسناد لکھنؤ یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ اردو تنقید کا ارتقا کے موضوع پر اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری 1947ء میں حاصل کی۔ کچھ عرصے تک دہلی یونیورسٹی میں لکچرر کی حیثیت سے کام کیا اور پھر بعد میں لاہور چلے گئے۔ وہاں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں پروفیسر صدر شعبہ اور پرنسپل کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ جب کتابی صورت میں منظر عام پر آیا تو یہ کتاب برصغیر ہند و پاک کی متعدد جامعات میں شامل نصاب ہوئی اور اس کے بے شمار ایڈیشن نکلے۔ عبادت بریلوی 78 سال کی عمر میں ستمبر 1998ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف نے زندگی بھر تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام انجام دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے یورپ کا سفر بھی کیا اور وہاں کے مخطوطات سے استفادہ کر کے کتابیں بھی مرتب کی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تین درجن سے زائد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

تنقیدی زاویے 1943ء۔ شاعری اور شاعری کی تنقید 1970ء۔ غالب اور مطالعہ غالب 1970ء۔ جدید اردو شاعری 1973ء۔ مقدمات عبدالحق (مرتبہ) 1973ء۔ غزل اور مطالعہ غزل 1974ء۔ مومن اور مطالعہ مومن 1975ء۔ اقبال کی اردو تنقید 1977ء۔ اقبال احوال و افکار 1981ء۔ ولی اور نگ آبادی 1981ء۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی کے ’احقر‘ کے نام چار خطوط دستیاب ہوئے ہیں اور مجھ سے مراسلت کا سلسلہ 15 جنوری 1979ء سے 4 اکتوبر 1979ء تک تقریباً دس ماہ تک جاری رہا۔ موصوف نے ماہ نامہ ”افکار“ کراچی میں میری پہلی تصنیف ”غواصی شخصیت اور فن“ پر تبصرہ دیکھ کر مجھ سے اس کتاب کی فرمائش کی تھی اور میں نے انھیں اس کے دو نسخے بھیجے تھے۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی نے پہلا خط راقم کو ”اردو اکیڈمی“، آندھر پردیش کی معرفت ارسال کیا تھا۔

تحقیق، جام شورو، شمارہ: ۲۰، ۱/۲۰۱۲ء

(۱)

پرنسپل اور نیشنل کالج لاہور

۱۵ جنوری ۱۹۷۹ء

محترمی آداب

میں نے آپ کی کتاب غواہی پر تبصرہ ۱ رسالہ افکار میں پڑھا۔ مجھے قدیم ادب اور خاص طور پر دکنی شعراء سے دلچسپی ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے (ایک میرے لئے، ایک اور نیشنل کالج لاہور بری کے لئے) مجھے بھجوا دیجئے۔

اس کی قیمت اس طرح ادا ہو سکتی ہے کہ میں اپنی چند کتابیں آپ کو بھجوادوں گا یا پھر ہندوستان میں کسی دوست کو لکھوں گا۔ وہ آپ کو رقم بھجوا دیں گے۔ پارسل کے ساتھ بل ۲ بھجوا دیجئے اور یہ لکھیے کہ کس طرح رقم ادا کی جائے۔ شکریہ

خیر طلب

ڈاکٹر عبادت بریلوی

(۲)

پنجاب یونیورسٹی اور نیشنل کالج لاہور

۲۰ فروری ۱۹۷۹ء

پرنسپل اور نیشنل کالج لاہور

عزیزم،

آپ کا خط پہنچا۔ کتابوں کا پارسل بھی مل گیا۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ آپ نے غواہی پر بہت اچھا کام کیا ہے۔ کتاب دیکھ کر جی خوش ہوا۔ انشاء اللہ اس پر ”اور نیشنل کالج لاہور بری“ کے آئندہ شمارے میں تبصرہ کروں گا۔ پرچہ آپ کو بھیجوں گا۔ انجمن کے مخطوطات کی فہرست آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ انجمن سے براہ راست آپ کو پارسل پہنچ جائے گا۔ اپنی کچھ کتابیں بھی بھیجوں گا۔

دکنی ادب سے مجھے بھی دلچسپی ہے۔ اگرچہ میں وہاں سے بہت دور ہوں مگر مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ دکنی غزل پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب ”غزل اور مطالعہ غزل“ میں دکنی غزل کا ذکر کیا ہے اور کچھ غیر مطبوعہ غزلیں نقل کر دی ہیں۔ یہ غزلیں مجھے نصیر الدین ہاشمی صاحب مرحوم نے بھیجی تھیں۔ ولی پرمیر مضمون آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔

افسوس ہے کہ حیدرآباد کے پرانے احباب زور صاحب ۱، سروری صاحب ۲، اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اب بہت کم احباب خط لکھتے ہیں۔ رفیع سلطانہ ۳، حفیظ قیس ۴ وغیرہ۔

گذشتہ سال اقبال سینما، دہلی میں عابد علی خاں صاحب ۵ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان سے حالات کا علم ہوا تھا اور احباب کی خیریت معلوم ہوئی تھی۔

آپ کبھی کبھی خط لکھتے رہیے تاکہ حالات کا علم ہوتا رہے۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

دعا گو

عبادت بریلوی

پرنسپل اورینٹل کالج لاہور
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

عزیز مکرم،

آپ کا خط ملا۔

میں نے کچھ کتابیں آپ کو بھیجوائی تھیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ راستے میں باذوق لوگوں کو پسند آ جاتی ہیں، وہ رکھ لیتے ہیں اور جس کو بھیجی جاتی ہیں اس تک نہیں پہنچتیں۔ بہر حال اب ایک اور پارسل بھیجتا ہوں۔ خدا کرے مل جائے۔
آپ کی کتاب غوامی میں نے شوق سے پڑھی۔ آپ نے اس کو بڑے سلیقے اور محنت سے لکھا ہے۔ ”اورینٹل کالج میگزین“ اس پر ضرور تبصرہ کروں گا۔ میگزین ذرا تاخیر سے نکلتا ہے۔ کئی شمارے مرتب ہو چکے ہیں۔ بہر حال انشاء اللہ تبصرہ جلد شائع ہوگا۔

انجمن کے خطوط کی فہرست کے لیے میں نے دفتر کو لکھا تھا۔ اب پھر انھیں یاد دہانی کراؤں گا۔
غلام عمر خان صاحب! کو میرا سلام کہیے، شاید حکمت ۲ کے بارے میں معلوم ہو کہ کراچی میں ہیں۔ ابھی لاہور نہیں آئے۔ اگر آئیں تو ملاقات ہوگی۔
یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ ان کی جگہ سکندر آباد ۳ میں پڑھا رہے ہیں۔
کتابوں کے تبادلے کے لئے فیروز سنز کراچی یا لاہور سے خط و کتابت کیجئے۔ یہ لوگ کاروباری اعتبار سے اچھے ہیں۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

خیر طلب

عبادت بریلوی

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور
پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

عزیز م، دعا

آپ کا خط پہنچا۔ میں نے اس سے قبل ایک خط آپ کو لکھا تھا جس میں یہ اطلاع تھی کہ آپ کی نظمیں اور غزلیں مل گئی ہیں اور میں نے ان کو اشاعت کے لئے ماہ نو ۱ اور افکار کو بھیجوا دیا ہے جن پرچوں میں آپ کا کلام شائع ہوگا وہ آپ کو بھیجے جائیں گے۔ میں نے افکار کے ایڈیٹر صہبائے کھنوی صاحب اور ماہ نو کی ایڈیٹر کشورنا بید صاحب سے کہہ دیا ہے۔ آپ براہ راست بھی انھیں لکھ سکتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ اب آپ کی نظمیں میرے پاس نہیں ہیں۔ رائے کس طرح لکھوں، آپ کا کلام چھپ جائے گا تو رائے لکھ کر بھیج دوں گا۔